



# حضور ﷺ کے آباء کی سرائیں

ترجمہ و تحقیق مفتی محمد خان قادری

الدرج المنیفة فی آباء الشریفة

للشیخ العلامة جلال الدین  
عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی  
المتوفی سنة ۹۱۱ھ / ۱۵۰۵ء

ALHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک



[www.khadineislam.com](http://www.khadineislam.com) [www.alahazratnetwork.org](http://www.alahazratnetwork.org)



## جملہ حقوق حق باشر محفوظ ہیں

نام کتاب	الدرج المنہلۃ فی آداب الشریعۃ
ترجمہ کا نام	حضور ﷺ کے آداب کی شانیں
مترجم	مفتی محمد خان قادری
پروف ریڈنگ	حافظ نو منیاں
کیوزنگ	حجاز پبلیکیشنز سٹاؤن ڈوبلہ مارکیٹ لاہور
	کیوزر محمد ظفر اقبال، شاعران حضرت پیدائش
بشر	حجاز پبلیکیشنز لاہور
ذرا احتیاج	محمد اسلم شہزاد
اشاعت	ربیع الثانی 1420ھ اکتوبر 1999ء
تعداد	گیارہ سو (1100)
قیمت	25/- روپے

مفتی العصر مفتی محمد خان قادری کی تمام تصانیف کے علاوہ دیگر علماء کی تحقیقی و علمی کتب ہدایت حاصل کرنے کے لئے حجاز پبلیکیشنز مرکز الادبی سٹاؤن ڈوبلہ مارکیٹ لاہور سے رجوع فرمائیں۔  
فون: 7324948

## انتساب

حضرت الحطام مولانا محمد مراد الدین نقشبندی جماعتی دہلی علیہ  
کے نام

- ۱- جو مدرس ہی نہ تھے بلکہ عظیم محقق اور مصنف بھی تھے۔
- ۲- طالب علم سے فن کی دوستی کا ماحول کتاب کا مشکل سے مشکل مقام  
بھی آسان کر دیتا۔
- ۳- میرت و کردار میں دواپنے اسلاف کی یادگار تھے۔

محمد خان قادری



## فہرست

27	تفصیل دعا کی	3	انتساب
28	کرہ چاہے	14	نہیں درجیات
29	عرب دیندار ایک پر ہے	14	درجہ اول
30	حافظین کثیر کی شہادت	15	آخر شروع ہو رہا امر کا فیصلہ
31	سفر مسلمان ہے	15	الفرقیت قرآن
31	کعبہ بن لوی اور محمد کا خطاب	20	یہ تمام تاریخیں
32	چار گناہ بدو	20	اماریت سے تائید
32	نہیں دعا کی	21	حدیث میں تصریح
34	سیدہ امراہیم کی دعا	22	درجہ تائیہ
36	حضرت عبدالعظیم کا خطاب	22	تمام نے اسے ہی دعا کیا
37	قول سادہ	22	مذکورہ امور سے تائید
37	غیر	23	تمام کے ساتھ ہونے پر دعا کی
39	تمام انبیاء کی تائید	25	مکمل مسلسل دعا کی
40	ساتر	25	پہلے خود سر پر دعا کی
42	تمام تائید کا باب	26	درجہ سے خود سر پر دعا کی



## بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہر امت امام جلیل الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے دھریں کرکھین کے ایمان و مقام پر جو چھ دساکں تصنیف فرمائے  
ہیں ان میں سے یہ تیسرا ہے۔ دیگر دساکں کے مقدمات کی طرح اس کے مقدمہ میں  
بھی ہم یکہ دیگر اہل علم کی اس سلسلہ میں آراء نقل کر رہے ہیں۔

1۔ شیخ الاسلام امام ابن حجر کی رحمۃ اللہ علیہ المعنی ص ۷۷۷ شرح قصیدہ ام المظہری  
میں ہم نوٹ لکھتے ہیں۔

لَمْ يَنْتَهِ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ مَنْ  
الَّذِي عَلِمَتْ أَنَّ الْأَحَادِيثَ  
مُصَرَّحَةً لَفْظًا فِي أَكْثَرِهِ  
وَمَعْنَى فِي كَلَامِهِ أَنَّ آبَاءَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِ  
الْأَنْبِيَاءِ وَلَمْ يَهْتَمُّ بِآدَمَ وَحَوْلِهِ  
لَيْسَ لَهُمْ كُفْرٌ لِأَنَّ الْكُفْرَ  
لَا يُقَالُ فِي حَقِّهِ لَمْ يَخْتَلَرْ وَلَا  
كَرِيمٌ وَلَا ظَاهِرٌ بَلْ نَجَسٌ كَمَا  
فِي آيَةِ لَمَّا الْمَشْرُكُونَ نَجَسُوا  
وَقَدْ صَرَّحَتْ الْأَحَادِيثُ  
السَّابِقَةُ بِأَنَّهُمْ مُخْتَلَرُونَ وَلَنْ  
الْأَبَاءَ كَرَامًا وَلَا مَهَلًا ظَاهِرًا  
وَلَيْضًا لَهُمْ أَلِيَّ إسماعِيلَ كَانُوا  
مِنْ لَدُنِ الْفِتْرَةِ وَهُمْ فِي حَكَمِ

تم نے کلام باہم (امام ابو میری) سے یہ  
ہاتھ لیا کہ احادیث میں یہ کہ صراحتاً  
اور صحتاً واضح کر رہی ہیں کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباء اور  
مائیں حضرت آدم اور حضرت نوا علیہما  
السلام سے لے کر کوئی کافر نہیں کیونکہ  
کافر کو اہل پاک اور بزرگ نہیں کہا جا  
سکتا بلکہ وہ سرایا پلید ہیں۔ جیسا کہ  
قرآن ہے مشرک نہیں ہیں۔ اور  
احادیث سابقہ ظہری کر رہی ہیں کہ  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء اہل  
افضل اور پاک ہیں۔ وہ حضرت اسماعیل  
علیہم السلام تک اہل فخرت ہیں اور  
فخر مزاج کے مطابق مسلمانوں کے  
حکم میں ہیں۔ اس طرح حضرت ابراہیم  
علیہم السلام سے لے کر حضرت آدم



المسلمين بنص الآية وكذا  
 من ابراهيم الى آدم وكذا بين  
 كل رسولين وايضا قال الله  
 تعالى وتقلبك في  
 الساجدين على اختلاف تفسير  
 فيه ان المراد تنقل نوره من  
 ساجد الى ساجد وحينئذ فهنا  
 صريح في ان ابوي النبي  
 صلى الله عليه وآله وسلم  
 آمنة وعبدالله من اهل الجنة  
 لانهما من اقرب المختارين له  
 وهذا هو الحق بل في حديث  
 صحيح غير واحد من  
 الحفاظ ولم يفتوا المن طعن  
 فيه ان الله احياها له فامتبه  
 خصوصية لهما وكرامة له  
 صلى الله عليه وسلم  
 افضل القرى لقرام القرى (ص ۱۰۰)

تک اور اس طرح دو رسولوں کے  
 درمیان بھی۔ اور لفظ نقل کا یہ بھی  
 قرآن ہے کہ آپ کا سہرا کرنے والوں  
 میں نقل ہونے کو بھی دیکھا ہے اس  
 کی ایک تفسیر یہ ہے کہ ہر ایک سہرا  
 والے سے دوسرے سہرا والے کی  
 طرف نور کا نقل ہوتا ہے تو یہ  
 مراد ہے کہ حضور کے والدین جنتی  
 ہیں کیونکہ وہ آپ ﷺ کے سب سے  
 قریبی اور فضیلت والے ہیں اور یہی  
 بات حق ہے بلکہ ایک حدیث جس کو  
 احمد محدثین نے صحیح قرار دیا اور اس  
 میں طعن کرنے والے کی طرف توجہ  
 ہی نہیں کی جائے گی کہ لفظ نقل نے  
 حضور کے والدین کو زندہ فرمایا اور آپ  
 ﷺ پر ایمان لائے اور یہ آپ ﷺ کی  
 خصوصیت اور فضیلت ہے۔

اب لام بن عابدی شافعی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کو جنتی کے  
 بارے میں لکھتے ہیں۔

الانثرى ان نبينا صلى الله عليه وسلم قد اكرم الله تعالى بحياة ابويه له حتى انا به كما فى الحديث صحيحه القرطبي وابن ناصر الدين دمشقى بالايمان بعد على خلافت القاعده اكراما لنبيهم صلى الله عليه وآله وسلم

تم جلتے ہوئے قتل نے اپنے ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکرام کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کو زندہ فرمایا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے جیسا کہ حدیث میں ہے جسے امام قرطبی اور حافظ ابن ناصر الدین دمشقی نے صحیح قرار دیا اور یہ تمام بطور مجوز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے ہوا۔

(فتاویٰ شامی ص ۳۳۵)

مسلم بن نجیم کا یہ نص کہ اشیاء کہتے ہوئے سمجھتے ہیں۔

ومن مات على الكفر يبيع لعنة الا والى رسول الله صلى الله عليه وسلم اثبوت ان الله تعالى احياهما حتى انا به

ہر فوت شدہ کافر، لعنت کرنا جائز ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین شریفین کی کہ ان کے بارے میں ثابت ہے کہ زندہ ہو کر اسلام لائے تھے۔

(الاشہد والنظر ص ۲۰۶)

مسلم بن حنین بن محمد دار کئی سے کثیر آثار کا مذہب قرار دیتے ہوئے لکھتے

ہیں۔

وینھب جمع کثیر من  
الاتمة الاعلام الى ان لبوى  
النبي صلى الله عليه وسلم  
ناجيان محكوم لهما بالنجاة  
فى الاخرة وهم اعلم الناس  
باقول خالفهم  
کثیر آخر اور ائمہ کا یہی مسلک ہے کہ  
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
والدین بنتی ہیں اور وہ آخرت میں  
نجات پانے والے ہیں۔ اور یہ لوگ  
اس کے مخالف اقوال کو ہم سے بہتر  
جانتے والے ہیں۔

(تاریخ الخلفاء ص ۳۰۰)

۱۔ مولانا محمد نورس کاکڑ حلی تھانہ کے بعد رقطرہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام آپڑا لہو اپنے اپنے زمانہ کے عقائد اور حکماء اور سادات عظام اور کائناتیں کرام تھے۔ قسم و فراست "حسن صورت اور حسن سیرت" سکرام اتفاق اور محاسن ائیل "علم اور ہمدردی اور جو وہ کرم و مسکن نواری میں یککے زمانہ تھے۔ ہر عزت و رفعت اور سیادت و وجاہت کے بلوی و بجا تھے اور سلسلہ نسب کے آپڑا کرام میں بہت سوں کے حلقہ تو احداث مرفوعہ اور اقوال صحابہ سے معلوم ہو چکا کہ ملت ابراہیمی پر تھے۔ (جیسا کہ گور چکا) اور جن آپڑا لہو کے ملت ابراہیمی پر ہونے کی احداث میں تصریح نہیں ان کے اقوال ان کے صحیح انصاف اور سلیم الطبیعت ہونے پر مزاح و طعنت کرتے ہیں۔

(ایضاً السنن ص ۱۰۰ علیہ وآلہ وسلم "حسنہ مسلمہ و حسنہ")

۲۔ علامہ سید محمود شکاری کبوسی جنہوں نے اقوال عرب پر نہایت ہی تحقیقی نگاہ کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپڑا لہو کے بارے میں رقطرہ ہیں۔

وذهب كثير من العلماء الى  
ان جميع نحل النبي صلى  
الله عليه وآله وسلم من الابرار  
والامهات كانوا موحدين في  
اعتقادهم موقنين بالبعث  
والحساب وغير ذلك  
مما جئت به الحنفية من  
الاحكام

(شرح الارب في معرفة اصول العرب: ۱۰۷)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدو وں مبارک کے تفصیلی ذکر کے بعد  
فرماتے ہیں۔

كلهم سادة قادة لشعروا  
باحسن المكارم والفضائل  
(بخاری ص ۲۸۱) کے حوالے سے خوب مشہور ہے۔  
یہ تمام لوگ اپنے اپنے دور کے سردار  
اور قائد رہے اور یہ فضائل اور اعلیٰ

۱۔ تمام اہل ایمان پوری اہل فطرت پر گنگو کرتے ہوئے گتے ہیں جب ہم نے اہل  
فطرت کے بارے میں جانا کہ فکری ہے۔ کہ وہ نبوت پائیں گے۔

لکونہما من اهل الفترة بل  
جميع آباءه صلى الله عليه  
وسلم واهله فاجون ومحكوم  
بإيمانهم لم يدخلهم كفر ولا  
رجس ولا عيب ولا شئ

صحت ان ایہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم بخیرین تو اس سے تم پر یہ بھی  
اٹھا ہوا گیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کے والدین علی ہیں کیونکہ وہ اہل  
فطرت ہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کے تمام آباء انہیں صاحب نبوت

مساكن عليه الجاهلية باغلة  
نقلية كقولہ تعالیٰ ونقلبک  
فی الساجدين وقولہ صلی  
اللہ علیہ وسلم لمزل لتقل  
من الاصلاب الطبرات لی  
الارحام المزاکیات وغیر ذلک  
من الاحادیث البالغة مبلغ  
التواتر فالحق الذی تلقی اللہ  
علیہ ان ابویہ ناجیان  
(تحفة المرید علی جوہر لنوحیدہ ۲۵)

اور صاحب ایمان ہیں جن میں سے کسی  
میں کفر اور بطیت کی کوئی شے نہ تھی  
اس پر بلا کی نقلیہ شائد ہیں اللہ  
تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وقلبک فی  
الساجدين اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کا ارشاد ہے کہ پاک بھتیوں سے  
پاک رھوں کی طرف نقل ہوتا رہا اور  
اس کے علاوہ بھی احادیث ہیں جو حد  
واتر کو پہنچ چکی ہیں لہذا حق یہی ہے کہ  
ہم اس عقیدہ کے ساتھ دنیا سے رخصت  
ہوں۔

۱۔ شیخ سلیمان بن علی قسیدہ مزنی میں رقمطراز ہیں

صرحت بہ الاحادیث ان آباء  
النبی ولہانہ فی آدم وحوہ  
لیس فیہم کافر لان الکافر  
لا یقل فی حقہ نہ مختار  
ولا کریم ولا طاہر بل نجس  
وهذا صریح فی ان ابوی النبی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
آمنة وعبد اللہ من اهل الجنة  
لانہما قرب المختارین لہ  
نئی اللہ علیہ وآلہ وسلم

احادیث میں تصریح ہے کہ حضور صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء و اہلی  
حضرت آدم اور حضرت حوا علیہم  
السلام تک جن میں کوئی کافر نہیں۔  
کیونکہ کافر کو پسندہ کریم اور طاہر  
نہیں کہا جاسکتا بلکہ وہ ناپاک ہوتا ہے  
تو یہ صریحت ہے کہ حضور صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے والدین سیدہ آمنہ  
اور سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما جنتی ہیں کیونکہ یہ حضور صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ

وہنا هو الحق بل فی حدیث صحیحہ غیر واحد من الحفاظ ان اللہ احیاءہما لہ فامناہہ خصوصیت لہما وکرامتہ لہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکون الایمان بہ لا ینفع بعد الموت محلہ فی غیر الخصوصیت والکرامتہ

قرب رکھے والے منتخب ہیں۔ اور یہی بات حق ہے بلکہ حدیث ہے جسے متعدد صحاح حدیث نے بھی قرار دیا کہ اللہ تعالیٰ نے والدین مصطفیٰ ﷺ کو ان کی خصوصیت اور آپ ﷺ کی عظمت کے پیش زعمہ کیا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے رہی یہ بات کہ موت کے بعد ایمان نفع نہیں تو وہ مقام خصوصیت اور کرامت کے علاوہ کی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سید علی رحمت اللہ علیہ کے درجات میں مزید ترقی عطا فرمائے جنہوں نے اس موضوع پر خوب خدمت کا شرف پایا اس رسالہ کے علاوہ دیگر پائی رسائی کے قارئین بھی شائع ہو چکے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

- ۱۔ والدین مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں اسلاف کا مذہب
  - ۲۔ والدین مصطفیٰ ﷺ جنتی ہیں۔
  - ۳۔ حضور ﷺ کے آئہ کی شانیں۔
  - ۴۔ والدین مصطفیٰ ﷺ کا زعمہ ہو کر ایمان لانا۔
  - ۵۔ نسب نبوی کا مقام
  - ۶۔ والدین مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں کج عقیدہ
- وہا ہے اللہ تعالیٰ اس خدمت کو درجہ قبولیت عطا فرمائے اور عود قیامت حضور کے جملے کے لیے جگہ عطا فرمائے۔

غلام والدین مصطفیٰ ﷺ

محمد خان قادری

جامعہ رحمانیہ شملہ لاہور

مودت نمبر ۱۵ ستمبر ۱۴۲۸ھ

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفى

منور صلی اللہ علیہ وسلم کے دھریں کے بارے میں بحث کی یہ تیسری تصنیف ہے جو تمام سے مختصر ہے۔ میں کہتا ہوں "کلیئر آئین اسلام کی یہ رائے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دھریں ملتی ہیں اور وہ آخرت میں بہت پائیں گے۔ اور یہ تمام علماء و محدثوں سے مختلف قول رکھنے والوں کو زیادہ جانتے ہیں اور یہ درجہ میں ان سے کسی طرح بھی کم نہیں" یہ آخر اہل بیت و اہل بیت کے خلاف ہیں جن سے جوہر کر ان دلائل کے تحت کو کون جانتا ہے جن سے اس پر انہوں نے استدلال کیا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ تمام علوم کے جامع اور فنون کے ماہر خصوصاً وہ چار علوم جن کے ساتھ اس مسئلہ کا تعلق ہے۔ کیونکہ یہ تین قواعد پر مبنی ہے کتاب، اصول اور فقہ۔ چنانچہ تادمہ حدیث اور اصول فقہ میں مشترک ہے اس کے ساتھ ساتھ خطہ حدیث میں مبادی و مسند اور صحت فقہ کا علم "اقوال آخر" و اطلاع اور ان کے تمام کلام پر نظر کا ہونا ضروری ہے۔ یہ ہرگز ممکن نہ کرنا کہ (مسلک اللہ) یہ آخر ان اہل بیت سے واقف نہیں جن سے مخالفین نے استدلال کیا ہے "یہ کچھ ہی نہیں بلکہ انہوں نے کمرانی میں جواب کر ان کا مسودہ کیا اور اس قدر خواہش کرتے ہیں کہ جواب دہ جسے کوئی منفعت نہ دے گی کہ انہوں نے اپنے موقف پر جو انہوں نے دلائل فراہم کئے ہیں وہ ہمالیوں کی طرح مستحکم ہیں انہیں انہوں نے قرین انکار اور اہل بیت کے خلاف ہیں

تین درجہات

بہت کا قول کرنے والوں کے تین درجہات ہیں۔

درجہ اول

منور صلی اللہ علیہ وسلم کے دھریں تک کسی دین کی دعوت نہیں پہنچی وہ ذابہ فرت میں جسے جب اہل مشرق و مغرب میں جہالت ہی جہالت تھی اس وقت کوئی

دعوت دینے والا تھا ہی نہیں اور نہ ہی وہ کسی شریعت سے انکسرتھے نہ بھی پیش نظر رہے کہ آپ کے والدین ابتدائی عمر میں وصل فرما گئے، وہ باصلاحیت کو پہنچے ہی نہیں انہیں زیادہ سزا، تجلیات اور واقعات پر اظہار بھی نہ ہوئی۔ جتنا طائی کہتے کہ صحت کے ساتھ ہی ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد گرامی نے انہیں وصل اور وفادار ہونے کے تقریباً تین سال کی عمر میں وصل فرمایا۔ یہ تو یہ بھی ذہن میں رہے کہ آپ گھر میں نہایت ہی باہرہ، طاقتور تھے کبھی بھی موبوں کے سامنے ٹک نہیں گئیں اور نہ ہی کسی خیر دینے والے کی حق سے ملاقات ہوئی۔

تج شرقاً و فتحاً موسم اور اس کی تعلیمات پھیلی ہوئی ہیں مگر خواہیں اکثر انکسرت شریعت سے غافل ہیں کیونکہ وہ غفلت و غلامی سے دور ہوتی ہیں اس کے بعد تیسرے دور باہلیت اور فقرت کے بارے میں کیا خیال ہو؟ چاہئے؟

آخر شوافع اور اشاعہ کا فیصلہ

ہیں لوگوں تک دعوت نہیں پہنچی حق کے بارے میں آخر وہ غفلت شوافع اور اہل کلام و اصول کے آخر اشاعہ کا اس پر اطلاق ہے کہ ایسے محققین کی بہت کم تعداد ہے جو جنت میں جلتے تک اہم شافعی اور حق کے تمام اصحاب کی یہی رائے ہے۔

آٹھ آیات قرآنیہ

اس پر انہوں نے آٹھ آیات قرآنیہ سے استدلال کیا ہے۔

لما خلقناک اور ثلثہ گرامی ہے۔

وما کننا معذبین حتیٰ نبعثہ اور ہم طلب کرنے والے نہیں جب رسولاً (الاسراء: ۷۵) تک ہم رسول نہ بھیج گئیں۔



سورۃ الانعام میں ارشاد ہوتا ہے۔

ذلک ان لم یکن ربک مہلک  
القری بظلم و اہلہا غفلون  
(الانعام ۳۱)

سورۃ القصص میں فرمایا

ولولا ان نصیبہم مصیبة بما  
قدمت ایدیہم فیقولوا ربنا  
لولا ارسلت الینا رسولا  
فنتبع ینک ونکون من  
المؤمنین (القصص ۲۷)

اور ایسا نہ ہوتا۔

اس سورۃ مبارکہ میں دوسرے مقام پر فرمایا۔

وما ان کان ربک مہلک القری  
حتی یبعث فیہا رسولا  
یتلو علیہم یننا

(القصص ۵۸)

اور اگر ہم انہیں کسی طرف سے ہلاک

لقلوا ربنا لولا ارسلت الینا  
رسولا فنتبع ینک من قبل ان  
نقل ونخزی (طہ ۳۳)

و درجہ ہوتا۔

۱۰۔ سورۃ النعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وہذا کتاب انزلناہ مبارک  
فاتبعوہ واتقوا لعلکم  
ترحمون ان تقولوا انما انزل  
الکتاب علی طائفتین من  
قبلنا وان کنا عن دراستہم  
لغفلین (النعام: ۱۰۶-۱۰۷)

۱۱۔ سورۃ الشعراء میں ہے۔

وما اعلکنا من قرۃ الا انھا  
منذرون ذکری وما کنا  
ظالمین

(الشعراء: ۲۰۵-۲۰۶)

۱۲۔ سورۃ الفاطر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وہم یصطر خون فیما رینا  
احرجنا نعمل صلحا  
غیر الذی کنا نعمل اولم  
نعلمکم ما یذکر فیہ من  
تذکر وحاء کم التذکر فلتوقوا  
فما للظالمین من نصیر

(الفاطر: ۲۷-۳۰)

اور یہ برکت والی کتب ہم نے انکری تو  
اس کی بڑھتی گئی اور ہر روز گہری گئی کہ  
تم ہر روز ہم سے بھی کہو کہ کتب تو ہم  
سے پہلے وہ گزریں ہر روزی تھی۔ اور  
ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی بکھ بکھ  
تھی۔

اور ہم نے کوئی ایسی بات نہ کی ہے جسے  
خود اپنے دالے نہ ہوں سمجھتے کہ اسے  
اور ہم علم نہیں کرتے۔

اور وہ میں میں چلاتے ہوئے آتے  
اور آتے رہتے ہیں کمال کہ ہم اچھا کام  
کریں اس کے خلاف جو پہلے کرتے تھے  
اور کیا ہم نے جیسے وہ عمر نہ دی تھی  
جس میں کچھ لیتا تھے کچھ دیتے اور  
دارناتے وہاں تھوڑے پاس محراب لانا  
تھوڑے اب چلو کہ غلوں کا کوئی مددگار  
نہیں۔

چھ احادیث مبارکہ

اس طرح انہوں نے اپنے حقوق پر ان چھ احادیث سے بھی استدلال کیا ہے

اسلام اور اور اسحق بن واسیہ نے اپنی مساجد میں اور اسحق نے اس وقت میں کج قرار  
 دیتے ہوئے حضرت اسود بن سرج اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
 کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کوئی روز قیامت جنت میں پیش کریں  
 گے۔

۱۔ ہر شخص جو کچھ نہ سن سکا ہو۔

۲۔ بے وقوف

۳۔ نیک ہی پر زما

۴۔ زکیہ ثروت میں فوت ہوئے وہ

یہاں عرض کرے گا اسلام آیا مگر میں کچھ نہ سنا تھا۔ بے وقوف و بے وقوف  
 عرض کرے گا اسلام آیا مگر مجھے اپنے بگنہاں مار مار کر بھاگنا دیتے تھے۔ ہر زما عرض  
 کرے گا میرے رب اسلام آیا مگر میں کوئی شے سمجھ ہی نہ پایا تھا۔ ثروت میں فوت  
 ہوئے وہاں عرض کرے گا میرے رب میرے پاس بخیر رسول آیا ہی نہیں۔ ان سے  
 اللہ تعالیٰ طاعت کا وعدہ کرنے کا پھر رسول ان کی طرف بھیجے گا اور انہیں جگہ میں داخل  
 ہونے کے لئے کہے گا اور وہیں داخل ہو جائے گا اور مساجد میں پڑھا جائے گا  
 اور وہ داخل نہ ہو گا اس آگ میں داخل دیا جائے گا۔

(مسند احمد، ۱/۲۷۷)

۲۔ امام برادر نے مسند میں مسند حسن (مترجمہ تفسیر پر) حضرت ابو سعید خدری رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثروت  
 میں فوت ہونے والے 'مستوح' (بے کچھ) اور بچے کو دیا جائے گا صاحب ثروت کے کا  
 میرے پاس کوئی کتاب اور رسول میں آیا 'مستوح' کے کا میرے رب نے آئے صلی  
 ہی نہ دی کہ اس سے ٹیڑھ میں تیز کرتا ہے۔ عرض کرے گا مجھے عمل کے لئے وقت  
 ہی میں 'ع' ان کے سامنے آگ لائی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا اس میں لوٹ جاؤ  
 اس میں ایسے لوگ داخل ہو جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں مسیح تھے اگر وہ عمل

کا وقت ہوتا۔ اور وہ رک جائیں گے جو علم حق میں شق تھے اگرچہ محل وقت بھی پاتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا کہ:

یٰۤاَیُّهَا الْعَصِیْبُ فَکَیْفَ بِرَسُلٰی      تم میرے سامنے میری طرفی کر رہے ہو؟  
بالغیب؟ (مسند بزاز)  
غیب میں میرے رسولوں کے ساتھ  
تساوا حل کیا ہو گا؟

مولانا عبدالرزاقؒ اپنی جگہ "حق حق ماحم اور حق منقاد نے اپنی تحریروں میں منہ کج  
(شرعاً بخاری و مسلم) کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی  
درد قیامت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اہل شریعت ہے محل گوشتے میرے اور حق  
یہ دھوکے کو جمع کیا جائے گا جنہوں نے اسلام نہ پایا ہو گا پھر حق کی طرف رسول بھیجا  
جائے گا جو ایسی جگہ میں داخل ہونے کا کہے گا وہ کہیں گے یہ کیوں؟ علامہ پاس تو  
رسول آئے ہی نہیں پھر فرمایا اللہ کی قسم! اگر وہ اس میں داخل ہو جائے تو وہ حق پر  
نہایت ہو جائی پھر حق کی طرف رسول بھیجا جائے گا تاکہ وہ حق کی صحت کریں تو وہی  
علامت کہے گا کہ اولاً وہ کھانا تھا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس پر  
انور استیصال یہ قیامت مہارک چھو۔

وماکانا معاصبین حسی نبعت      اور ہم ظالم کہنے والے نہیں جب  
رسولاً (الاسراء: ۵۰)      تک رسول نہ بھیجا لیجئے۔

(جامع البیان: ۱۰۰۰)

مولانا حاکم نے متذکر میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی اور کہا یہ  
شرعاً بخاری و مسلم کے مطابق صحیح ہے امام ذہبی نے ان کے اس حکم کو جیت رکھا  
(المستدرک: ۲۰۰)

مولانا بدر اور ابوہریرہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی نقل کیا۔  
مولانا جو حاکم نے حاکم میں حضرت سہیل بن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی حدیث  
نقل کی ہے۔

## یہ قسم بخلا ہیں

اللہ نے فرمایا ہے کہ یہ قسم آیات و احادیث کی بخلا ہیں جو صحیح مسلم وغیرہ میں ہیں۔ جیسا کہ مشرکین کے بچوں کے ہاتھ میں حدیث ہے کہ وہ دلائل میں ہونگے مٹا دینی کے اس ارشاد گرامی "ولا تنزروا لوزرہ ووزر انحرى" سے منسوب ہے۔

اسی طرح جو احادیث لوہ کی ہیں وہ اس روایت کے خلاف ہیں۔

اسی طریقہ و رد کو چاروی ضمانت نے اختیار کیا ہے ان میں سے آخری جملہ لفظ

خاص القضاۃ شلب الدین ابو یوسف مگر مستثنیٰ ہیں "وہ فرماتے ہیں

الظن بلبانہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہم یعنی الذین  
واکہ وسلم کلہم یعنی الذین  
ماتوا قبل البعۃ لہم بطبیعون  
عند الامتحان لتقریہ عینہ  
صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں  
آپہ جو احادیث نبوت سے پہلے و صل فر  
ماتے ہیں کہ یوسف اجماع عامت نصیب  
کی جگہ اس سے حضور ﷺ کی  
مکتبیں لکھی ہیں۔

احادیث سے ثابت

اس موقف کی بنا پر یہ احادیث بھی کھلی ہیں۔

اسلام میں جو بڑے تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

"ولیسوف یعطیک ربک فترضی" کے تحت ابن کایہ قول نقل کیا ہے

من رضا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یدخل احد  
من لیل بیتہ النار

حضور ﷺ کی رضا یہ ہے کہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اول بیت  
سے کوئی آگ میں داخل نہ ہو۔

(جامع البیان ۲/۱۵۰)

اسلام عام روایت کو صحیح قرار دیتے ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے  
فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ

کہ دُشمن کے دُشمن کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا۔

رسالتِ ربی فیعطینی میں نے جو کچھ اپنے رب سے مانگا  
فیہما ولی لقائم یوخذ المقام نے مجھے ان کے بارے میں عطا فرمایا اور  
محمود میں اس دن مقامِ محمود پر کھڑا کیا جوں

(المستدرک: ۳۷۷) کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گراںِ واضح کر رہا ہے کہ روزِ قیامت  
انہیں بڑی اچانک شفاعت نصیب ہوگی اگر انہیں دعوتِ پہلی ہوئی تو یہ شفاعت نہ  
ملے گی کہ دعوتِ پہلے والے سکر کے لئے شفاعت نہیں ہوا کرتی۔

حدیث میں تصریح

یہی تائیدِ ذکر ہے کہ ایک حدیث میں اس پر تصریح ہے کہ ہم رازی نے  
ذکر میں حدِ ضعیف کے ساتھ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز

شفعت لابی و امی و عمی لہی میں اپنے والد و والدہ و چچا کو طلبِ اور  
طالبِ و اخ لہ فی الجاہلیۃ جہلیت کے رضائی بھائی کی شفاعت کہیں  
کہ

اے ہم حبِ طری (جو خلا و فناء سے ہیں) نے مؤخر العقبیٰ فی  
منہقب فوی القریٰ (صفحہ ۱۷) میں بھی ذکر کیا ہے اور فرمایا اگر یہ روایت  
جست ہے تو پھر حضرت ابو طالب کے حوالے سے اس میں کوئی گنا ہوگی کیونکہ  
حدیث صحیح میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ان کے طالب  
میں تخفیف ہوگی۔

نوسٹ حضرت ابو طالب کے حوالے سے اس لئے کوئی گنا پڑی کہ انہوں نے آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلانِ نبوت پایا مگر اسلام نہ لیا۔

جی لوگوں کو دعوت نہ پہنچائی ان کے بارے میں اہلِ علم کی مختلف تعبیرات ہیں  
لیکن سب سے خواہش یہ ہے کہ وہ صاحبِ بہمت ہیں بعض نے کہا وہ مسلمان

ہیں 'نور علی قربانے ہیں حقیق یہ ہے کہ انہیں عجم مسلم میں ماہر جانتے

درجہ ثانیہ

انہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کو زندہ فرمایا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور یہ جہد ابواب کا واقعہ ہے اور یہ حدیث مینورہ مائتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ثابت ہے کہ خطیب بغدادی نے "السابق واللاحق" میں "اور تھیں اور ہیں عساکر دونوں نے قرآن مجید میں ابن شاپرین نے الفلاح والنسوع میں "عجب طبری نے خلاصۃ السیر میں نقل کیا ہے۔ سبکی نے الرضی عنہما میں ایک اور سند سے وہ سبب الفاظ میں نقل کی اور اس کی سند ضعیف ہے لیکن ضعف کے باوجود تجوں علماء نے اس کی طرف میلان کیا۔ اسی طرح امام قرطبی اور امام ابن حجر نے بھی "اس موقف کو ابن عینہ انہیں نے بعض اہل علم سے نقل کیا" امام صلاح مہدی نے اپنی نظم میں اسی موقف کو لیا۔ حافظ حسن الدین بن ناصر الدین دمشقی نے اسے ہی اشعار میں بیان کیا۔

تمام نے اسے ہی مبالغہ مانا

یہ تمام کھڑے ہیں نے اس کے سوا کوئی دوسرے کی وجہ خلاف اجماع کے لئے اس طرح مانا ہے اور انہوں نے اس کے ضعف کی پروا نہیں کی اس لئے کہ انہوں نے اسے حجاب میں حدیث ضعیف پر بھی عمل کیا جاتا ہے اور ذرا بحث سنا کر حجاب کا ہے۔

مختلفہ قاعدہ سے تائید

بعض اہل علم نے اس حدیث کی تائید اس قاعدہ سے کی ہے جس پر تمام امت کا اتفاق ہے اور یہ ہے کہ ہر مجتہد یا خصوصیت اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نبی کو عطا کی اس نے اس کی مثال ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضور عطا کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدی علیہ السلام کے ہاتھ پر قیود سے سببوں کو زندہ فرمایا تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بھی اس کائنات ضروری ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح کا واقعہ سوانے اس کے اور کوئی حقل نہیں اور اس کے ثبوت میں کوئی

مجھ بھی نہیں، اگرچہ دیگر حصہ شہداء اس طرح کی ہیں شہادت کے اگست کا مکتوب  
 کہ مجھ کے لئے کاروانیجین مذکورہ واقعہ زندہ ہو کر ایسا ثابت ہو گیا ہے جسے حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام کے مجرم کے مطابق ہے۔ لہذا شہادت کے اعتبار سے زبان مناسب ہے اور  
 شاید اس حدیث کو جو طرح قوی کرتے ہیں ان میں سے اس کا حصہ "اسلم کے مطابق  
 ہوا بھی ہے۔" ملاحظہ فرمائیے اور یہی واضح ہے۔

حبا اللہ النبی مزید فضل علی فضل وکان بہ رؤوفا  
 (اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر فضل اور فضل فرمایا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر  
 نہایت ہی مہربان ہے)

فاحیاء اللہ وکفایہا لایمان بہ فضلا لطیفا  
 (آپ کی رحمت اور کرم دونوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے لئے  
 زندہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا نفع فرماتا)

فاسلم فالقدیم بنا قدیر وکان الحدیث بہ ضعیف  
 (اے نیکو! اسے بننے کے وہ قدیم ذات اس پر قادر ہے اگرچہ اس سلسلہ میں وارث  
 حدیث ضعیف ہے)

درجہ شان

یہ دونوں توحید اور دینی ایمانی ہے جسے جیسا کہ عرب کے ہمارے اور لوگ بھی اس  
 دین پر تھے مثلاً زید بن عمرو بن قیس "قیس بن سلمہ" اور قیس بن زید "قیس بن حبیہ  
 یعنی اور عمرو بن حبیب۔

یہ وہ نام فروری رازی نے اپنی ہے اور انہوں نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت نوح تک تمام آباد توحید پر تھے ان میں کوئی  
 بھی مشرک نہیں۔

تمام کے موجد ہونے پر دلائل

جو دلائل اس پر ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء میں کوئی  
 مشرک نہیں ان میں سے ہمارے ہیں



و آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک قبر ہے۔

لم یزل یقل من اصحابہ  
فی بیث پاک بستانوں سے پاک رحمتوں  
فی عقل ہو آ رہا ہوں۔

(دلائل النبوة لابن نعیم ۵۷۷)

میرا عقلی کامبارک ارشاد ہے۔

فما لم یشرکون نجس  
بجائے تمام شرک چاک ہیں۔

(التوبة ۲۸)

تو ضروری ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ان میں سے کوئی شرک نہ ہو۔

سوائے عقلی کامبارک ارشاد ہے۔

الذی یرک حین تقوم  
جو تھیں دیکھا ہے جب تم کھڑے ہوتے  
و تنقلب فی الساجدین  
جو نور انوار میں تھارے دوڑے کہ۔

(الشعرۃ ۲۸۲۸)

اس کا مضمون یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک ایک سادہ سے  
دوسرے سادہ کی طرف منتقل ہوتا رہا ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں اس تحصیل کی وجہ  
سے آیت دل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام آباء مسلمان ہیں، پھر کہا  
اس وجہ سے لازم ہے کہ حضرت ابراہیم کے والد کافر نہ ہوں بلکہ چچا ہوں، زیادہ سے  
زیادہ کوئی اس آیت مبارکہ کو اس کے دیگر معنی پر محمول کرے گا لیکن تمام کے  
بارے میں روایات ہیں اور ان میں کوئی محقق نہیں تو آیت کو ان تمام پر محمول کر لیا  
جائے گا اس سے یہ بھی انکار ہو جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد بہت  
پرست نہ تھے، وہی آزاد تو وہ ان کے والدین نہیں بلکہ چچا ہیں۔ اس آیت سے اس  
استدلال پر تمام رازنی کے ساتھ ہمارے اکثر میں سے صاحب الفلوی و نگیر تمام بخاروی  
بھی ہیں۔

(مجموعہ احادیث ۱۷۷)

## مجلد و مفصل دلائل

مجھ پر اس بات کو تفتیش دینے کے لئے وہ طرح کے دلائل اکٹرا ہوئے ہیں مجلہ اور مفصل 'مجلد و مفصل' پر مشتمل ہے۔

دلائل و بیحد اس پر شاہد ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آقا محمد اویسی ہر ایک حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد گرامی حضرت محمد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اپنے دور کے تمام لوگوں سے افضل و بہتر تھے۔  
دلائل و بیحد اس پر بھی شاہد ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کے دور سے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت تک یہ زمین اعلیٰ فطرت سے خالی نہیں رہی 'یہ لوگ اللہ کی مہلت کرتے' اسے واحد جانتے اور اس کی نماز پڑھتے۔ ان ہی کی وجہ سے زمین کی حفاظت ہوئی اگر یہ نہ ہوتے تو تمام زمین لوہاس پر رہنے والے جاک ہو جاتے۔

## پہلے مقدمہ پر دلائل

بخاری شریف کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

بعثت من خیر قرون بنی	میں حضرت آدم سے ہر دور میں بہتر سے
آدم قرنا فقرنا حتی بعثت	بہتر خاندانوں کی طرف منتقل ہونا پڑا حتی کہ
من القرن الذی کنت فیہ	اس خاندان میں آیا جس میں ہوں۔

(البخاری باب حقیقة النبی)

۲۔ بخاری کی حدیث میں فرمایا جب بھی اللہ تعالیٰ نے وہ گروہ بنائے تو مجھے ان میں سے بہتر میں رکھا حتی کہ میں اپنے والدین کے ہاں پیدا ہوا تو کسی کو صبر جاہلیت کی کسی شے نے نہیں پھولا۔ میں حضرت آدم سے لے کر اپنے والد اور والدہ تک نکاح سے ہی پیدا ہونا پڑا کہ بدکاری سے۔

فلان خیر کم نفسا وخیر کم میں تم میں سے ہر ایک سے اپنی ذات  
 لہا (دلائل النبوة ص ۱۰۰) کے حوالے سے افضل ہوں اور والدین  
 کے حوالے سے بھی افضل ہوں۔

سیدہ خیمہ رفیقہ کی حدیث میں فرمایا میں پاک پشتوں سے پاک رموں کی طرف  
 تکل ہو تا رہا مگر مری اور مذہب تھے۔

لا یشعب شعبتان الا کنتہما خیر میں بھی کسی گروہ کے دو شعبے ہونے ل  
 خیر ہا (دلائل النبوة ص ۱۰۰) میں ان میں سے سترہ افضل میں ت  
 دو سرے مقدمہ پر دلائل

وامام عبدالرزاق نے صفحہ میں مین منار نے تعمیر میں حد صحیح بخاری و مسلم کی  
 شرط پر) کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

لم یزل علی وجہ الارض من یوم خلق فی ایسے لوگ موجود رہے جو  
 یعبدا اللہ علیہا اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے۔

وامام احمد نے تہذیب میں اور صحیح بخاری نے کرامات اولیاء میں حد صحیح بخاری و  
 مسلم پر) کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا۔

ما خلقت الارض من بعد نوح ذین حضرت نوح علیہ السلام کے بعد  
 من سبعة بدفع اللہ بہم العذاب ایسے سات گروہوں سے خلق نہیں دی

عن اهل الارض جن کی وجہ سے اللہ کل دنوں سے  
 عذاب کر رہا تھا۔

اسی طرح دیگر آئمہ میں بھی یہ بات موجود ہے۔

ان دونوں مقدمات کو جمع کر کے اس سے قطعی نتیجہ بھی نکلتے ہیں کہ حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے آئمہ میں کوئی مشرک نہیں اس لئے کہ یہ جہت ہو چکا کہ ان میں

سے ہر کوئی اپنے دور میں تمام سے افضل تھا۔ اب اگر اہل شریعت لوگ ہی آپ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے آئمہ ہیں تو یہی اہل اہل و عیال و دعا ہے۔ اور اگر وہ لوگ اور ہیں

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آہل مشرک تھے تو وہ اسود میں سے ایک مشرک لازم آئے گا۔

دیا تو مشرک، مسلمان سے بہتر ہو جائے اور یہ بات نفس قرآنی اور اعلان کے خلاف ہے۔

صحابہ کے غیروں سے افضل نصری کے اور یہ بات اصولیہ کج کے خلاف ہونے کی وجہ سے باطل ہے تو قطعی طور پر بتا چکے گا کہ ان میں سے کوئی مشرک نہیں مگر وہ تمام اہل زمین سے افضل قرار پائیں۔

تفصیلی دلیل

اسلام پر بار نے مسند میں "ابن جریر" ابن ابی حاتم "ابن منذر نے اپنی تفسیر میں "حاکم نے مسندک میں اسے کج قرار دیتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ اسے داندھی ہے۔

کل الناس امة واحدة (البقرة: ۱۳۰)

کے تحت نقل کیا۔

حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کے درمیان دس پینیس گزری وہ تمام شریعت حق ہے نہیں بلکہ لوگوں نے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہما کیجے۔

بین آدم و نوح علیہما السلام عشرة قرون کلہم علی شریعة من الحق فان اختلفوا فبعث اللہ النبیین (المستدرک: ۱۰۷۲)

اسلام میں ابی حاتم نے کہا کہ مبارک کے تحت حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کے درمیان دس قرون تھے تمام نقل کیا کہ ہمیں بتایا گیا کہ حضرت آدم اور حضرت نوح کے درمیان دس قرون تھے تمام کے تمام علماء و بڑی تھے اور شریعت حق ہے تھے بلکہ اس کے بعد لوگوں نے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف مبعوث فرمایا۔



ضرورت میں وہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھیج دیا اور سودی سے استغاثہ کے نام موصول ہے کہ تمام کی رائے یہی ہے۔

لیس آذر لیا ابرہیم لٹاھو  
ابرہیم بن تلرخ

یہی مفاد کی تعمیر میں 'میں' نے ایک روایت دیکھی جس میں قسرتا ہے کہ ہمارا  
تکا ہے ۔

ہماری اس محفل سے ثابت ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت  
نوم سے لے کر حضرت ابراہیم تک تمام لہو و شریف کے اصحاب پر نسو من نور اتفاق ہے  
ہی آذر کے بارے میں یہ اعتقاد ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کے بچا ہیں یا والدہ اگر تو وہ  
والدہ ہیں تو اس کے مشن کر لیا جائے اور اگر وہ بچا ہیں تو وہ غاروں میں اور آپ کا نسب  
سلامت و محفوظ ہے۔

عرب دین ابراہیمی پر تھے

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کے بعد ابراہیمؑ کی اولاد  
اقولہ طہ میں ہے تعلق ہیں کہ عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر رہے ان میں  
سے کسی نے بھی کفر نہیں کیا اور نہ ہی کسی کی عبادت و چہرہ تھی۔ یہاں تک عہد بنی  
نوحی کا دور آیا یہ پورا شخص ہے جس نے دین ابراہیمی کو تبدیل کیا بتوں کی عبادت  
شروع کی اور بتوں کے نام پر جانور چھوڑے۔

علاویہ و مسلم میں حضرت محمد پر یہ رخصتِ حق تعالیٰ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمو بن حاتم غزالی کو حورج میں آگئی تھیں کہ ہونے دیکھا ہے اور یہ پست شخص تھا جس نے ہاتھوں کے باہر پر جانور چھوڑے۔

ایں جرم نے قہر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن لُئی بن عمرو بن عذوف کو آگ میں

آنتیں کھینچے ہوئے دیکھا اور یہ یہاں شخص ہے جس نے حضرت ابراہیم کے وہیں میں  
تبدیلی کی۔ (پہلے بیان)

ہام امہ نے سند امہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے سب سے پہلے انہوں کے  
ہام پر ہاتھ پھوڑے اور انہوں کی پوجا کی اس کا نام ابو خزیمہ ہوگا جو بنی عامر ہے اور میں  
نے اسے دوزخ میں آنتیں کھینچے دیکھا ہے۔

شرحتی نے الملل والنحل میں کہا "حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وہیں قائم رہا  
اس طرح توحید بھی عربوں میں ابتدا سے معروف و شائع تھی۔ جس شخص نے اس میں  
تبدیلی کی اور انہوں کی عبادت شروع کر دی" اس کا نام مومنین لیا ہے۔  
(الملل والنحل: ۱۰۳۳)

### حافظ ابن کثیر کی شہادت

حافظ ابن کثیر بن کثیر کہتے ہیں عرب وہیں ابراہیم پر ہی تھے یہاں تک کہ مومنین  
بنی عامر خزانہ کہ کاواہی بنا اس نے بیت اللہ کی قیامت حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کے بعد اسے جبین لیا اس نے انہوں کی عبادت انہوں کی اور عربوں میں گمراہیوں شروع  
کر انہیں تکیہ میں

"لا شریک لک" کے بعد  
لا شریک کا ہولک  
نعلک و ماملک  
مگر تو ایک شرک ہے تو اس  
کا بھی مانگ ہے اور اس کا بھی  
جس کا مانگ ہے۔

جس نے سب سے پہلے یہ قیامت چمکے وہی شخص تھا عربوں نے شرک میں اس  
کی اپنی کی "مکر پیدا کرنے میں یہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے مطالبہ  
نصرہ" اس کے بعد ان کے اسلاف ایمان پر تھے بلکہ باہر بھی ان میں جگہ ایسے لوگ  
تھے جو وہیں ابراہیم پر رہے۔

ابن حبیب نے تاریخ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

كان علفان ومعد وربيعة  
 مضر وعزيمة ولا على ملة  
 علفان معد ربيعة مضر  
 لهم ملت ابراهيمي، علفان كاؤر ثيرت  
 ربيهم فلا تذكروهم  
 عي كيا كد۔

لا بخير

مضر مسلمان تھے

ابن سعد نے طبقات میں عبد اللہ بن خالد سے مرثیہ روایت کیا کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مضر کو براؤں کو وہ ۲ مسلمان تھے

لا تسبوا مضر فانه كان مسلما

(طبقات: ۵۸۸)

ایساں مومن تھے

ام سبیل نے روض الجنان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد صلی ذکر

کیا

لا تسبوا ایساں فانه كان مؤمنا

ایساں کو براؤں کو وہ صاحب ایمان تھے

(الروض الجنان: ۸۴)

یہ بھی عقل ہے کہ ابن کی مبارک پشت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

(الروض الجنان: ۸۴)

کتبہ ملتا تھا

کعب بن لؤئی اور جمعہ کا خطاب

اس میں یہ بھی ہے کہ کعب بن لؤئی نے سب سے پہلے جمعہ کے دن اجلاں شروع

کیا قریش اس دن ابن کے ہاں جمع ہوتے وہ خطاب کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی پشت اور مقام پشت کا تذکرہ کرتے اور بتاتے وہ میری اولاد میں سے

ہو گئے، ایسی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجلاں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم



ہر ایمان لانے کی تعلیم دیتے اس بارے میں ان سے کہہ اتحاد بھی منقول ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔

یالینشی شاہدا نجوہ دعوتہ

لذا قریش نبی الحق نخلانا

(اہل میں ان کی دعوت و تبلیغ کے سوا کہ ہر مذہب قریش حق کو انکود کرنے کی کوشش کر رہے ہو گئے) (۱۶ دفعہ ۱۱۲)

لام سبلی نے کلام لہودی نے یہی روایت کتاب کلام میں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول کی ہے۔ (اعلام النبوة ص ۵۵)

میں کتابوں پر لکھنے کے لئے اسے دلائل النبوۃ میں ذکر کیا۔ (دلائل النبوۃ ص ۱۰۰) اس قسم تفصیل سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام نبی و حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملے کہ کعب بن لؤی اور ان کے بیٹے مرثد کے ایمان پر غور میں ہیں اس میں امت کے ہر افراد میں بھی اختلاف نہیں۔

چار آیت لہدو

ابو اسد مرثد اور عبدالعطلب کے درمیان چار آیت کتاب "قصی" میں مختلف اور باہم

کافریوں کے بارے میں کسی شخص پر مطلق ہو ان کے ایمان پر اور نہ تمام ایمان پر ملے

تین دلائل

یہاں تین دلائل ملتی ہیں جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اس لہدو کے بارے میں ہیں جن

تعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ نسب سے ہے۔

لیکن چار کے تفصیلی مدات کے لئے بھی غور ضروری کی کتاب لہدو العرب کا مطالعہ ضرورت ملے

پس (لہدو لہدو)

روئے ثقیل کا ارشاد کرای ہے۔

وَقَتْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ  
فَنَسِيَ بَرَاءَ مَعَانِعِلُونَ إِلَّا الْبَنِيَّ  
فَطَرَنِي فَاتَهُ مَسِيدَتَيْنِ وَجَعَلَهَا  
كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ  
(قرآن عرفہ: 61-62)

اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی  
قوم سے فرمایا میں بڑا ہوں تمہارے  
سمجھوں سے سوا اس کے جس نے مجھے  
بیرا کیا کہ حضور وہ بہت جلد مجھے راہ  
دے گا اور اسے اپنی نسل میں باقی کلام  
رکھ۔

عہد بن مید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد  
کرای

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ كَيْ تَقْلُ كَيْمَا مِنْ سِرِّهِ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے "ہر حضرت ابراہیم کے  
ابراہیم بعد کی جہاد و سادگی رہا۔

انہوں نے پہلے سے بھی اس طرح کی روایت نقل کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکور آیت ہی کے تحت نقل کیا کہ  
شَهِدَ لَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاتَّوَحَّيْدَ اس سے مروی "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کی  
لا يَزُولُ فِي خُرُونِهِ مَنْ يَقُولُهَا شہادت اور توحید ہے ان کی اولاد میں  
بعد (جامع البیان: 300) ایسے لوگ بیٹھ رہے جو اسی کے قائل  
تھے۔

ابن منذر نے ابن جریر سے اس کے تحت یہ کلمات کے

فِي عَقِبِ إِبْرَاهِيمَ قُلَمِ يَزُولُ بَعْدَ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا عقب مروی  
مَنْ خُرُونِهِ إِبْرَاهِيمَ مَنْ يَقُولُ لَا ہے تو ان کی اولاد میں بیٹھ ایسے لوگ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رہے جو "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کے قائل تھے۔

عہد الرزاق اور ابن منذر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کلمات نقل

کے

الانخلاص والتوحيد لا يزل  
فنى فريته من يوحى الله ويعبد  
انکس نور توحید مراد ہے "حضرت ابراہیم  
کی لولہ میں ایسے لوگ موجود رہے جو  
اللہ کو واحد جانتے نور اس کی عبادت  
کرتے۔

سوائے تعالیٰ کا ارشاد گمراہی ہے۔

رب اجعلنى مقيم الصلوة  
ومن فريته  
اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے  
دلا دے اور میری لولہ کو بھی۔

(ابراہیم: ۴۰)

عسرين في اس کے تحت کلمہ  
فلن يزل من فريته ابراهيم فلس  
على الفطرة يعبدون الله  
سیدنا ابراہیم کی لولہ میں سے ہر دو گ  
حضرت پر تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت  
کرتے تھے۔

سوائے تعالیٰ کا سداک قربان ہے۔

واقف ابراهيم رب اجعل  
هنا بلد آمنوا جنسى ومنى ان  
نعبد الاصنام  
اور جب ابراہیم نے عرض کیا اے میرے  
رب! اس شہر کو امن دلا دے اور مجھے اور  
میری لولہ کو جنوں کی عبادت سے محفوظ  
فرما۔

(ابراہیم: ۳۵)

سیدنا ابراہیم کی دعا

ہم میں جبریل نے حضرت ہابہ سے اس آیت کے تحت نقل کیا حضرت تعالیٰ نے  
حضرت ابراہیم کی دعا ان کی لولہ کے بارے میں قبول فرمائی 'ان کی دعا کے بعد ان میں  
سے کسی نے ہمت نہ سہی نہیں کی 'اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کرتے ہوئے اس شہر کو  
امن دلا دیا 'آپ کے اہل کو ثمرات عطا فرمائے اور آپ کو سلامت کا درجہ دیا اور آپ  
کی لولہ کو نماز قائم کرنے دلا دیا۔  
(جامع البیان: ۳۳۸)

ہام میں ہی حاتم نے سلیمان بن عبیدہ کے بارے میں نقل کیا کہ اس سے سوال کیا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد نے بت پرستی کی؟ تو فرمایا ہرگز نہیں کیا تم میں سے کوئی یہ دعا نہیں کرتا۔

جنسی ونسی لن نعبد الاہنام اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت سے محفوظ فرم۔

سوال ہوا اس میں حضرت اسماعیل کی اور سیدنا ابراہیم علیہما السلام کی بچی اولاد کیوں نہیں؟ فرمایا اس خاص شر کے لئے واسطے اہل کے لئے دعا تھی کہ وہ جب یہاں سے ہجرت پرستی نہ کریں عرض کیا۔

حل هذا البلد امنا اس لئے اس شر کو امن دلا جائے۔

اس میں تمام قوموں کے لئے دعا نہیں تھی جن کے الفاظ یہ ہیں۔

جنسی ونسی لن نعبد الاہنام اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت سے محفوظ رکھنا۔ (ابو یوسف ۳۵)

اس میں انہوں نے اپنے اہل کو مخصوص فرمایا ہے۔

اس نام محفوظ سے وہی بکھر چلا ہے جو امام غزالی دہلی نے کہا ہے۔

مفاد شمس غوری ہی ناصر الدین دہلی نے کیا خوب کہا ہے۔

قل احمد نورا عظیما تلالاً فی جہاہ الساجدینا  
لب فیہم قرنا فقرنا اسی لن جہاہ خیر المرسلینا  
(مستور علی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نور سید کرنے والوں کی پیشانیوں میں چمک رہا  
ہوتا رہا ہے۔ اور ان میں سے بہتر سے بہتر کی طرف دھما تھی کہ خیر المرسلین کی  
اور بت میں تصور نہ ہو)۔

## حضرت عبدالمطلب کا معاملہ

اب صرف معاملہ حضرت عبدالمطلب کا رہ جاتا ہے اس کے بارے میں ان کے  
کا انکار ہے۔ عقد قول میں ہے کہ انہیں دعوت نہیں تھی۔

اہم شہر تھے کہیں 'حضرت عبدالمطلب کی وراثت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا حضور تھا اس نور کی برکت سے بچے کے ارتقا کی تدریج تمام اس کی برکت سے انہوں نے امید سے کیا

اس گھر کا مالک ہے یہ اس کی حفاظت  
لن لہنا البیت ربنا بحفظہ

اس کی نجات کرنا ہے وہ دھوکہ نہ دے تو قیاس پر چارے نور کا۔  
لاہم لن العروہ یمنع رحلہ فامنع رجالک  
لا یغفلن علیہم ومحالہم علوانحالک

والتی ہر آدمی اپنے مرکز کی حفاظت کرتا ہے تو بھی کعبہ کی حفاظت کرنا اس  
مطلب تھوڑے گھر کی بجائے کعبہ کی۔

اس نور کی برکت سے وہ اپنی اولاد کو علم و سرگئی سے منع فرماتے 'انہیں  
اعتاق اپنے لئے پر ہمارے نور گھنٹا اسور سے منع کرتے اس نور کی برکت سے ہم  
نے اپنی وصیتوں میں کہا جو دنیا سے ظلم جانے گا اس سے جدا کیا جائے گا اور  
خود سزا سے کی بدلہ تک کہ آپ سے عرض کیا گیا ایک ظلم فوت ہو گیا مگر اس  
عزم کی سزا سے نہیں لی

حضرت عبدالمطلب نے نور فرما کر کہ

واللہ لن وراء ہذہ الدرر دار  
یجزی فیہا المحسن  
باحسانہ ومعاقب فیہا  
اللہ کی قسم اس دہر دنیا کے بعد ایک  
دہر آخرت ہے جس میں محسن کو  
کے احسان کا پورہ پورہ کو اس کی برکت  
www.khadimeislam.com

یہ باتیں واضح کر رہی ہیں کہ انہیں تحفہ دعوت نہیں پہنچی اور نہ ہی انہیں کوئی  
 شخص جانے انہیں کو حقائق سے آگاہ کر تا ہو، رسول نے فرماتے ہیں کہ انہیں انبیاء  
 کے حوالے سے مشرود فکر کی اطلاع ہو جاتی ہے اس سے غافل نہ ہوتے اور نہ ہی یہ  
 باتیں پیش آتا کہ خود کر کے کیا کہ "سرا جہلی ہے" لیکن انکو استدلال کی طاقت ہی نہ  
 تھی

### قول سادہ

ان کے بارے میں ایک قول سادہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ذمہ فرمایا اور وہ  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اسے اپنی سیدھا ساس نے سیرت میں نقل  
 کیا

لیکن یہ سہوہ ہے میں نے اسے کسی اہل حدیث کے نام کا قول نہیں پایا بلکہ یہ  
 فقہ کی طرف سے آیا ہے اور یہ ایسا قول ہے جس پر کوئی دلیل نہیں اس بارے میں  
 کوئی حدیث مہوی نہیں نہ ضعیف اور نہ غیر ضعیف۔

اس سے نام فرمودہی رازی اور قاضی کے درمیان فرق بھی واضح ہو گیا کہ قاضی  
 اذہلی یہ ہے کہ عیدالطلب زنی ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان  
 لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر ہو مجھے معلوم فرمودہی رازی یہ نہیں  
 کہتے بلکہ کہتے ہیں وہ اصلاً ملت ابراہیمی پر تھے انہیں اس ملت میں داخلہ حاصل نہیں

### ضمیمہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ماہرہ کے موجد ہونے پر یہ روایت دلائل  
 پر مبنی ہے جسے نام جو ضمیمہ نے دیا کی التوجہ میں جنو ضعیف کے ساتھ بطریق زہری  
 - حرث بن سلفہ حدیث اپنی رسم سے انہوں نے اپنی ولادت سے بیان کیا میں سیدہ آمنہ کے  
 مرضی وصال کے وقت ان کی پاس تھی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی مریاج مل چکی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر کی طرف سے اس عہد  
فرماتے "اے لوگو! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ نور کی طرف دیکھتے ہو  
کہ

بارک اللہ فیہ من غلام یا ابن الذی من حومة الحد  
(اے نبی! وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے تو اس شخص کا بیٹا ہے جس  
پر اللہ سے نجات پائی)

۱۰۱۔ یعون الملک المنعم فودی غداة الضرب بالمر  
الملک اور انعام کرنے والے کی مدد سے نجات پائی اور اس کا لہجہ نوا کر دیا گیا  
بصاف من اہل سولم ان صبح ملبصرت فی اللہ  
(وہ سولہ تھے مگر غراب کی تصویر دہی ہو جائے)

فلت صبعوت فی الامام من عنادی ذی الجلال والاک  
(تم لوگوں کی طرف رسول ہو لے صاحب عمل و عمل کی طرف سے)

تبعث فی الجمل و فی الحرم تبعث بالتحقیق والامر  
(تم حرم اور غیر حرم کے لیے ہو اور جیسے اسلام اور حقانیت سے کر بھائی)  
دین لیبیک ابراہیم قالہ لہاک عن لام  
(آپ کے والد ابراہیم کا دین اچھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بت پرستی سے منع فرمایا  
ان لا توالیہامع الاحولام  
(تم لوگوں سمیت اللہ پرستی سے بچو)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا نے لڑکا ہر روز مرنے والا ہے اور  
پالا ہوئے والا ہے ہر صاحب کثرت کا ہو جائے گا میں جا رہی ہوں لیکن خدا کا  
بے میں نے خیر چھوڑی ہے اور پاکیزہ کا حکم دیا ہے اس کے بعد میں کا وصل ہو  
حکم نے میں کے وصل پر جنت کا نور بنا اور میں کے کام میں سے نہیں

نیکی الفتاء البرۃ الامنیہ  
ذات الجمال العفة الرزینہ

(ہر دوں صالح صاحب لغت خاتون پر آنسو بہاتے چاہیں جو صاحب جمل اور عقید

تھیں)

زوجة عبدالله والقرونہ

لم نبي لله ذي السكينة

(وہ حضرت عبادت کی دوزی اور صاحب سکینہ اللہ کے نبی کی دلعلمہ ہیں۔)

وصاحب المنبر بالمعدینہ

صارت لدى حفرتها رهبنہ

(وہ نبی صمد کے منبر کے تلمذ ہیں اب وہ قبر میں دفن ہیں۔)

تم نے آپ علی اللہ علیہ وسلم کی دلعلمہ کا کلام پڑھا اس میں صبر لعلہ  
ہوں کی عہد سے صبح موجود ہے "وہی عہد بھی کا اعتراف ہے" اپنے بیٹے کا اللہ تعالیٰ  
کی طرف سے نبی ہونے کا تذکرہ اور اعتراف ہے "یہ تمام لعلہ فرقہ کے معنی ہیں۔

تمام انبیاء کی مانگیں

پھر میں نے انبیاء عظیم اسلام کی باتوں کے بارے میں تحقیق کی تو میں نے اکثر  
کے اہل حق پر تصریح پائی اور میں نے نص نہ تھی میں نے نہایت تھا "کوئی نے میں کے  
بارے میں ہرگز عقل نہیں" اور ظاہری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعالیٰ سے صاحب  
تھیں ہوں گی "اس کی وجہ اور راز یہ ہے کہ میں لعلہ نے نورانی کا مطلب کیا تھا جیسا  
کہ اس حدیث میں موجود ہے۔

ہام احمد "بدر" طبری "حاکم اور ترمذی نے حضرت عباس بن سہرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عہ سے روایت کیا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن میں اللہ تعالیٰ کے ہی  
حاکم اچھے تھا اور قوم اپنی چاری میں تھے" میں جیسا یہ بھی لعلہ میں اپنے دلعلمہ  
حضرت ابراہیم کی دلعلمہ حضرت عیسیٰ کی بشارت اور اپنی دلعلمہ کا خطاب ہوں اور اس طرح



ترم انبیاء کی نامی بیاداب دیکھیں ہیں۔ (المستدرک: ص ۱۰۷)

مصور صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے صل اور ولادت کے دنوں میں بہت سی لڑی نکلیں دیکھیں جو انبیاء کی نامی دیکھا کرتی ہیں اس پر تحقیق احادیث ہم نے کتاب المعجزات میں ذکر کی ہیں۔

اس مسئلہ پر یہ تیسری تحقیق ہے جو تہذیب فقہ ہے جس نے اس موضوع پر جو حق کتاب بھی لکھی ہے اس میں حدیث انبیاء (رحمہم اللہ) پر کئی حدیث کے اقتدار سے گفتگو کی ہے۔ اب میں دیکھوں تحقیق کی طرف بڑھتا ہوں جو سڑکی صورت میں بطریق ائمہ متکلمین ہے۔

## خاتمہ

ہمارے مسئلہ ہم قی قریب کے دوسرے تمام کمال قریب قریب کی بقول حق میں ہے کہ پانی جو کبھی بھی ہے اس قوی کے بارے میں سوال جو اہل کتاب ہے کہ اب صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے دن میں ہیں تو انہوں نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارے میں یہ تہذیب فقہ کی۔

ان الذين يؤمنون بالله ورسوله  
لن يضلوا في الدنيا ولا الآخرة  
ويعملهم عذابا مہینا  
دی میں ہے اللہ کی نعمت و نواز آفرین میں  
(الاحزاب: ۷۴)  
اور میں نے اس نے دوسرا کی  
طلب چر کر دیکھا ہے۔

لکھنے والے کا نام: دوسری صفحہ کا نام: جو کہ انہوں نے "ترم انبیاء" کے نام میں لکھا ہے  
نام: صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ کی تعریف)

بہر قریباً۔

اس سے چھوڑ کر کیا قیمت ہو سکتی ہے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں کا والدہ دھڑا ہی ہے۔

امام عہد عربی نے ذخیرہ الحقیقی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے: یہ حدیث ابی سب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ کہتے ہیں کہ ہودانی کی بیٹی ہے نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ارض ہونے اور قریباً

مبارک القوام یؤخرون فی  
قرابتی من لئی قرابتی فقد  
آقلى ومن آقلى فقد لئی الله  
الذخائر المعقلى  
ہن لوگوں کہیں کیا ہو گا جو مجھے قرابت  
دلوں کے واسطے سے قرابت دیتے ہیں  
جس نے میرے کسی دشمن دار کو قرابت  
دی اس نے مجھے قرابت دی اور جس نے  
مجھے قرابت دی اس نے اللہ کو قرابت  
دی۔

امام ابو نعیم نے علیہ میں بطریق مہر اللہ ہی کے اس کہا کہ میں نے اپنے بعض بھائیوں سے

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک غنی عورت کا بیان کیا کہ اس عورت کا والدہ کا کافر تھا آپ نے اپنے والد سے قریباً تم صاحبزادی کی اولاد میں سے کسی کو کہتے ہیں اس پر غنی بول چہ اور کہنے کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد بھی ہے۔ فرمایا: اگر ذکر نہیں کرتے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر ارض ہونے اور قریباً میں سے والد ہو جا تا بھی بھی والد سے ہاں میں نہ سبک

(بخاری، ۵۵۳۴)

شیخ الاسلام بھائی نے دم قدام میں لیں ابی بھیل سے نقل کیا حضرت عمر بن ابی سلمہ نے بھائیوں سے کہا کہ سلیم ہوا ہے ابی والدہ فلاں فلاں کہہ رہا تھا

بہل رہا ہے۔ مگر وہ کافر تھا اس نے ان کے سے کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لئے..... ہم وہ کلمات دکر نہیں کرتے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سخت پراسنہ سے کہ اسے دجہل سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

لہر شامی کا لوپ

بعض تابعِ صوفیہ بھی نے اصرار میں کہا کہ امام شافعی نے جب یہ روایت بیان کی  
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیٹے جاکوہ کی عورت کا ہاتھ کا  
 لوگوں نے ہاتھ نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہی ہاتھ  
 چوری کرتی تو اس کا ہاتھ بھی کٹ دیتا لیکن یہی کہتے ہیں غور کرو کہ امام شافعی نے  
 حاتم کا لوہ کرتے ہوئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہم نہیں لیا بلکہ فاطمہ  
 کو دیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لیا تھا لیکن آپ صلی  
 علیہ وسلم کے لئے یہ چیز نیک و بری ہے مگر دوسروں کے لئے یہ کھلی جہاز؟

ایم ایچ او ایف

سبب سنن امام ابوہریرہ نے بھی غیب ہی کا طریقہ بیان کیا ہے۔  
عبدالغالب کے حوالے سے حدیث نقل کی عمریں کے بارے میں جو غفلت  
تھی ان کی تصریح نہ کی۔ (ج ۱ ص ۱۰۰)

چنانکہ وہ حدیث سے اسے خود نقلی میں سمجھ رہا ہے۔ یہ خود دیگرین آنکھوں کی مثالیں اٹھانے کے، رجحانی و تعلیمی ہیں کہ ہم خوب کہتے ہوئے ہیں۔ مصلحت میں خاموشی اختیار کریں۔ اس نے اس کتاب بلکہ جید کتب میں سے کسی کے لئے (مکتروہ) ذکر ہی نہیں کیا اس سبب نہیں کہ وہ (خود نقلی) مانتے ہیں۔ یہی ذکر کیا ہے۔ اسے نقلی ہی نہ مانا ہے۔

الدرج النيفة  
في  
الآباء والشريفة

للإمام جلال الدين سيدي محمد بن أبي بكر

٨٤٩ هـ - ٩١١ هـ

